سوال

(16) موتٰی کے دفن کرنے میں جلدی کی جائے یا دیر؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

موتٰی کے دفن کرنے میں جلدی کی جائے یا دیر، زید کہتا ہے کہ جلدی کرنا چاہیے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم تین کاموں میں جلدی کیا کرو، جس میں سے ایک جنازہ بھی ہے، مگر بکر کہتا ہے کہ دیر کی جائے کیوں کہ رسول اللہ ﷺ کی نعش مبارک دو دن کے بعد دفن کی گئی، اگر یوں نہی ہوتا تو صحابہ رضی اللہ عنہما حدیث کے یاد رکھنے اور ان پر عمل کرنے والے تھے۔ رسول اللہ ﷺ کی نعش مبارک کو بغیر دفن کیے ہوئے دو دن تک کیوں رکھتے۔ اب دریافت طلب یہ ہے کہ زید کا کہنا ٹھیک ہے یا بکر کا؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

حدیث میں حکم یہی ہے کہ میت کو جلدی دفن کرو۔ آنحضرت ﷺ کے دفن کرنے میں اس لیے دیر ہوئی تھی کہ نعش مبارک حجرے میں تھی جہاں دفن ہوئی تھی لوگ جوق در جوق آتے اور باری باری نماز جنازہ پڑھتے تھے۔ اس سے اصل حکم میں تبدیلی نہیں آ سکتی۔

شرفیہ:

...صرف جنازہ پڑھنے کی وجہ یہ نہ تھی۔ اصل بات یہ ہے کہ شاہی دستور ہے کہ جب تک جانشین نہ مقرر ہو جائے تب تک نعش شاہی دفن ہیں کی جاتی۔ اور اگرچہ رسول اللہ ﷺ کا طریق یہ نہ تھا، مگر رسالت اور خصوصاً آپ کی رسالت جو اَرۡسَلۡنٰکَ لِلنَّاسِ کَافَّةً الایة عام تھی کہ آپ کے بعد خلافت راشدہ شاہان دنیا سے اعلیٰ تھی۔ اسی وجہ سے حضور ﷺ کے انتقال کے بعد صحابہ خلیفہ کے تعیین و تقرری میں مشغول تھے ملاحظہ ہو بخاری ج ۱ ص ۵۱۸۔

(ابو سعید شرف الدین دہلوی فتاویٰ ثنائیہ جلد اول ص ۵۳۱)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد05ص48

محدث فتویٰ